خطبہ جمعہ

بعنوان

مشکل حالات میں غریبوں کی مدد!

سلسلة منبر الحكمة

191

بتاریخ: 3 اپریل 2020

بمطابق: ۹ شعبان ۱٤٤۱ ھ

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

جان لیوا وبا کے پھیلنے سے پوری دنیا میں خوف و ہراس بھی پھیل چکا ہے۔ لوگوں کے ذہنوں پر موت کا خوف طاری کر دیا گیا ہے۔ سائنس جن کے گھر کی لونڈی مانی جاتی تھی؛ وہ بھی ہتھیار پھینک کر بے بسی کی تصویر بنے اللہ کی طرف سے کسی قدرتی کرشمے کے منتظر ہیں۔ ایسے میں ہر ملک نے احتیاطی تدابیر کے ذریعے سے ہی بچنے کی تدبیر اپنائی ہے۔ اس سلسلے میں جو سب سے مؤثر تدبیر تقریباً سبھی ممالک نے اپنائی ہے وہ لاک ڈاؤن ہے۔ مگر اس کا قدرے فائدہ ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان جیسے غریب ملک کو نقصان بھی خاصا اٹھانا پڑا ہے۔ نقصان یہ کہ وہ غریب اور مزدور پیشہ لوگ جن کی زندگی کا گزر بسر روزانہ کی کمائی سے منسلک تھا یا ان کی ماہانہ تنخواہ اس قدر نہ تھی کہ سیونگ کر پاتے؛ گھروں میں محصور ہونے کی وجہ سے ان کے گھروں میں فاقوں تک نوبت آ گئی۔

چاہیے تو یہ تھا کہ لاک ڈاؤن سے پہلے اس سلسلے میں کوئی ہوم ورک کیا ہوتا، تا کہ غریب کا چولہا نہ بجھتا لیکن سلام ہے ان خدمت شعاروں کو جنہوں نے حکومت کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنی اپنی استطاعت اور بساط کے مطابق کمر کس لی اور انفرادی و جماعتی طور پر خدمتِ خلق میں مصروف ہو گئے۔ اس سلسلے میں بلاتفریق مسلک تمام مذہبی جماعتیں داد و تحسین کی مستحق ہیں جنہوں نے اپنی اپنی استطاعت اور کوشش کے مطابق ہر محتاج وضرورت مند تک راشن پہنچایا۔ ان میں سے ایسے لوگوں کی بھی کثیر تعداد دیکھنے کو ملی جو جماعتوں سے اٹھ کر، انفرادی طور پر بھی خدمت میں پیش پیش رہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس وقت ضرورت اسی امر کی ہے کہ ہم سب اپنی اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق جس قدر ممکن ہو محتاجوں کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں۔

آج کے مختصر خطبے میں ہم قرآن وسنت کی روشنی میں محتاج ومساکین پر خرچ کرنے کے فوائد وثمرات جانیں گے۔

انفاق کے ذریعے گناہوں کا کفارہ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِن تُبْدُواْ الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاء فَهُوَ خَيْرٌ لُّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [البقرة: 271]

''اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے (اس سے دوسروں کو ترغیب ہوگی)، اور اگر تم انہیں مخفی رکھو اور وہ محتاجوں کو پہنچا دو تو یہ تمہارے لئے (اور) بہتر ہے، اور اللہ (اس خیرات کی وجہ سے) تمہارے کچھ گناہوں کو تم سے دور فرما دے گا، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔''

سفید پوش لوگوں کا خاص خیال رکھیں:

وہ لوگ جو ضرورت مند تو ہیں لیکن اپنی عزت نفس کی بناء پر لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے، لوگوں سے اپنے منہ مانگتے نہیں ہیں اور اپنی حاجت وضرورت صرف اللہ ہی کے سامنے بیان کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو خاموش دیکھ کر اور ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ انہیں ضرورت نہیں ہے بلکہ ان کی خاموشی کا بھرم رکھتے ہوئے خود ہی ان کے گھر راشن پہنچا آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا خاص خیال رکھنے کا حکم فرمایا ہے:

﴿لِلْفُقَرَاء الَّذِينَ أُحصِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاء مِنَ التَّعَفُّفِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴾ [البقرة:273]

''(خیرات) ان فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (کسبِ معاش سے) روک دیئے گئے ہیں وہ (امورِ دین میں ہمہ وقت مشغول رہنے کے باعث) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے ان کے (زُھداً) طمع سے باز رہنے کے باعث نادان (جو ان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھے ہوئے ہے، تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لو گے، وہ لوگوں سے بالکل سوال ہی نہیں کرتے کہ کہیں (مخلوق کے سامنے) گڑگڑانا نہ پڑے، اورتم جو مال بھی خرچ کرو تو بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہے۔''

ہمسایوں کی ضروریات پوری کریں:

اسلام میں ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید اس وجہ سے کی گئی ہے کہ اگر سبھی لوگ اس پر عمل کریں اور اپنے ہمسائے کا خیال رکھیں تو یہ ایسی خوب صورت چین بن جاتی ہے کہ محلے میں کوئی گھر بھی بھوکا یا ضرورت مند نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))

''جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمسائے کے متعلق (حسنِ سلوک کی) مسلسل تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا دیں گے۔''

صحیح البخاری:6014

اسی مبارک فرمان سے اس معاملے کی حساسیت اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اگر ہر گھر اپنے ہمسائے کی ضرورت کو اپنی ضرورت سمجھتے ہوئے اسے پورا کرے اور اس کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تکلیف و پریشانی کو اپنی تکلیف و پریشانی سمجھتے ہوئے اس کو دور کر دے تو بلاشبہ ہر گھر محبت، خوشی اور سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

ہمسائے کا ہر طور سے خیال رکھنا ہمارا اخلاقی فریضہ بھی ہے اور ایمان کا تقاضا بھی۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُه جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ))

''وہ شخص مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھانا کھائے جبکہ اس کے پہلو میں اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔''

سلسلة الأحاديث الصحيحة:149

اللہ اکبر! گویا ہمارا ایمان کامل ہی تب ہوگا جب ہم اپنے ہمسائے کے کھانے پینے کا بھی ویسے ہی خیال رکھیں گے جیسے اپنے گھر والوں کا۔

اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس اتنا مال و اسباب نہیں ہے کہ جس سے وہ اپنے ہمسایوں کی خاطر خواہ خدمت کر سکے، تو اس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجر کمانے کا ایک بہترین راستہ بتایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ))

''جب تم سالن پکاؤ تو اس میں شوربہ زیادہ بنا لیا کرو اور اپنے ہمسائے کو بھی (کھانے میں) شریک کر لیا کرو۔''

صحيح مسلم:142

یعنی ضروری نہیں کہ تم بہت سی اشیائے خورد و نوش ہمسائے کے گھر بھیجو گے تو تب ہی حق ہمسائیگی ادا ہوگا بلکہ اگر آپ اپنے سالن کا شوربہ بڑھا لیں اور پھر کچھ سالن اپنے ہمسائے کو بھیج دیں تو پھر بھی آپ عند اللہ ماجور ٹھہریں گے۔

مقروض کو مہلت دے دیجیے:

اگر آپ نے کسی سے قرض لینا ہے اور اس کے وعدے کا وقت آ پہنچا ہے تو ان ایام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں اس کو ذرا مزید مہلت دے دیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پہلے ہی تنگ دستی کا شکار ہو اور اوپر سے آپ کا مطالبہ اس کے لیے سخت پریشانی کا باعث بن جائے۔

ایسے شخص کو مہلت دینے کا حکم تو اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے:

﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرۃ:280]

''اگر قرضدار تنگ دست ہے تو اسے فراخی تک مہلت دے دو، اور اگر تم اس کا قرض معاف ہی کر دو تو یہ تمہارے لیے بہترین ہوگا۔''

یعنی اگر استطاعت اور گنجائش ہو تو قرض معاف کر دینا سب سے بہترین عمل ہے۔ بہترین سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں بندے کے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور اسے اجرِ عظیم سے نوازے گا۔ لیکن اگر کوئی معاف کرنے کی استطاعت کا حامل نہ ہو تو وہ کم از کم اتنی سی مہلت ضرور دے دے کہ جس میں وہ بہ آسانی ادائیگی کر سکتا ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ ، فَكَانَ يقولُ لِفَتَاهُ :إذا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عنه ، لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجاوَزُ عَنَّا ، فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجاوَزَ عنْه))

''ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، وہ اپنے ملازم سے کہا کرتا: جب تو کسی تنگ دست کے پاس (قرض کی وصولی کے لیے) جائے تو اس سے درگزر کر دیا کر، شاید کہ اسی بہانے اللہ بھی ہم سے درگزر فرما دے۔ چنانچہ وہ جب اللہ کے سامنے پیش ہوا تو اللہ نے بھی اس سے درگزر فرما دیا۔''

صحیح البخاری: 3480۔ صحیح مسلم:1562

صرف قرض خواہ ہی نہیں بلکہ وہ دوکان دار بھی اس فضیلت کو حاصل کر سکتے ہیں جن کے پاس کسی غریب کا کھاتہ لگا ہے اور وہ غریب ان دنوں میں کام کاج بند ہونے کی وجہ سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوکان دار کا کھاتہ کلیئر نہیں کر پائے گا، اس کو بھی گنجائش دینا بڑے ہی اجر کا کام ہے۔

اگر دوکان دار بڑی نیکی لینا چاہتا ہو تو اس کا اس مہینے کا بل معاف کر دے، اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا معاف کر دے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کم از کم اسے کھلی مہلت دے دے کہ اسے جب آسانی ہو، جب اسے پیسے میسر ہوں، وہ تب بل ادا کر دے۔ بلاشبہ وہ اللہ کے ہاں اس کا بڑا اجر پائے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ))

''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، کہ جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔''

سنن الترمذی:1306

کرایہ دار کا کرایہ معاف کر دیجیے:

خیرات کی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ اگر آپ نے کسی غریب کو اپنا مکان یا دوکان کرائے پر دے رکھی ہے تو اس ماہ کا کرایہ اسے معاف کر دیجیے۔ کرایہ دار لوگ تو ایسے قابلِ رحم لوگ ہوتے ہیں کہ ان کا اپنا گھر بھی نہیں ہوتا اور وہ محنت مزدوری کے ساتھ کرایہ ادا کرتے ہیں۔ اب جبکہ ہر طرف کام دھندا بند ہے اور لوگ معاشی طور پر پریشان ہیں؛ ایسے میں ان سے کرائے کا مطالبہ کرنا ان کی پریشانی میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے۔ اگر آپ صاحب حیثیت ہیں اور اللہ نے آپ کو نواز رکھا ہے، تو ایسے غریبوں کو اس ماہ کا کرایہ معاف کر دیجیے اور اگر آپ کا بھی گزر بسر کرائے سے حاصل ہونے والی آمدنی سے ہوتا ہے تو پھر انہیں ایسی سہولت دیجیے کہ جس سے وہ بہ آسانی ادائیگی کر سکیں اور کوئی مشکل و پریشانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

درپیش نہ آئے۔

یقیناً ان کے ساتھ آپ کے اس تعاون کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خاص مدد آپ کو حاصل ہو جائے گی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَن نَفَّسَ عن مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِن كُرَبِ الدُّنْيا ، نَفَّسَ اللَّهُ عنه كُرْبَةً مِن كُرَبِ يَومِ القِيامَةِ ، وَمَن يَسَّرَ على مُعْسِرٍ ، يَسَّرَ اللَّهُ عليه في الدُّنْيا والآخِرَةِ ، واللَّهُ في عَوْنِ العَبْدِ ما كانَ العَبْدُ في عَوْنِ أَخِيه))

''جو شخص کسی مومن سے دنیا کی ایک پریشانی ختم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی کو ختم کرے گا، جو شخص کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانی پیدا فرما دے گا، اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔''

صحیح مسلم:2699

یقین مانیں آج کل خدمتِ خلق کے ایام ہیں اور یہ خدمت درحقیقت ہمارے اپنے لیے ہی غنیمت اور ثمرات کا باعث ہے۔ یوں سمجھ لیجیے کہ ہم غریبوں کی خدمت نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اپنی دنیوی اور اخروی پریشانیوں کے خاتمے کا سامان کر رہے ہیں۔ خدمتِ خلق ایسا عمل ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ بندے کی دنیا بھی خوش گوار بنا دیتا ہے اور اس کی آخرت بھی سنوار دیتا ہے۔

اپنے ملازمین کے ساتھ اچھا سلوک کیجیے:

اگر لاک ڈاؤن کی وجہ سے آپ کے گھر، دوکان یا فیکٹری کے ملازمین اپنے گھروں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں بیٹھے ہوئے ہیں تو اس میں ان غریبوں کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ یہ سوچیں کہ اگر لاک ڈاؤن نہ ہوتا تو کیا وہ ڈیوٹی پر حاضر نہ ہوتے؟ یقیناً ایسی صورت حال میں کہ جب وہ پہلے ہی پریشان بیٹھے ہوئے ہیں؛ ان کا سہارا بننا چاہیے۔ اب وقت ہے کہ آپ ان کی وفاداری اور خدمت شعاری کا انہیں صلہ دیں اور کٹوتی کیے بغیر ان کی مکمل تنخواہ ان کے گھر پہنچائیں۔ یقیناً یہ آپ کی بہت بڑی نیکی ہوگی، جو آپ کے لیے اجر وثواب کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت پیدا کرنے کا سبب بھی بن جائے گی۔

پھر ایک اور بات سوچیں آپ کے اس حسنِ سلوک کی وجہ سے ان لوگوں کے دلوں سے جو آپ کے لیے دعائیں نکلیں گی، ان دعاؤں کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑے بھاگ لگا دینے ہیں اور وہ آپ کو ایسی برکات اور نعم البدل سے نوازے گا کہ ایک روپے کا صلہ سات سو گنا تک بڑھا دے گا۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَن هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَها ، كُتِبَتْ له عَشْرًا إلى سَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ))

''جس شخص نے نیک کام کا ارادہ کیا، پھر اسے عملی طور پر سرانجام دے دیا، تو اس کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے۔''

صحیح مسلم:130

نیز اپنے ماتحت لوگوں پر احسان کرنے والا اللہ تعالیٰ کے انعامات وعنایات کا حق دار بن جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قالَ اللَّهُ عزَّ وجلَّ:أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ))

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم (میرے بندوں پر) خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔''

صحيح البخاری: 4684۔ صحيح مسلم:993

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ ہمارے امتحان کی گھڑی ہے:

اللہ تعالیٰ اس آزمائش کے ذریعے اپنے صاحب حیثیت بندوں کی آزمائش کر رہا ہے کہ وہ ان ایام عسرت میں میرے مفلس بندوں کو یاد رکھتے ہیں یا نہیں؟ میرے ہی دیے ہوئے مال میں سے ان پر خرچ کرتے ہیں یا نہیں؟ مال کی محبت پر میری رضا اور خوشنودی کو ترجیح دیتے ہیں یا نہیں؟

ایسے میں ہمیں اس امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا ابْنَ آدَمَ ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي .قَالَ :يَا رَبِّ ، وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالَ :أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي ؟ يَا ابْنَ آدَمَ ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي .قَالَ :يَا رَبِّ ، كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالَ :اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي))

اللہ تعالیٰ (روز قیامت) فرمائے گا: اے ابن آدم! میں نے تم سے کھانا طلب کیا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا: پروردگار! تو نے کس طرح مجھ سے کھانا طلب کیا اور میں نے نہیں کھلایا، جبکہ تو پروردگار عالم ہے؟ اللہ فرمائے گا: کیا تمہیں علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا طلب کیا تھا تو تم نے اسے کھانا نہ کھلایا؟ کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو تُو اسے میرے ہاں پاتا۔ ابن آدم! میں نے تم سے پانی طلب کیا تو تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ عرض کرے گا: پروردگار! میں تجھے کس طرح پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمایا: کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا، کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تم اسے پانی پلا دیتے تو اسے میرے ہاں پاتے؟

صحیح مسلم: 2569

یعنی روز قیامت ہم سے یہ سوال پوچھا جائے گا کہ ہم نے محتاجوں، مسکینوں اور بھوکوں کو کھانا کھلایا یا نہیں؟ گویا یہ اختیاری نہیں بلکہ لازمی امر ہے کہ ہم اس سلسلے میں اپنے تئیں جس قدر ہو سکے خدمتِ خلق میں حصہ ضرور ڈالیں، تاکہ اس امتحان میں کامیاب اور عنداللہ سرخرو ہو سکیں۔

خدمت کے نام پر تذلیل نہ کیجیے:

تصویر کشی کے شوق نے ہماری عبادات کو بھی ضائع کر دیا ہے اور ہمارے خلوص کا جنازہ نکال کر رکھ دیا۔ سوشل میڈیا پر ایسے کرب ناک بلکہ شرم ناک مناظر دیکھنے میں آتے ہیں کہ تین چار بندوں کا ٹولہ ایک غریب آدمی کی مدد کرتے ہوئے تصویری سیشن کر رہے ہوتے ہیں۔ ان تصاویر میں مدد کرنے والوں کے چہرے کسی فاتح کا سا منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں جبکہ غریب بیچارہ اپنے چہرے کو سینے میں چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اپنی عزت بچا رہا ہوتا ہے۔ اس رویے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اگر آپ نے اللہ کو راضی کرنے کے لیے مدد کی ہے تو اس کے لیے تصویری سیشن اور ریاکاری کی ضرورت نہیں اور اگر آپ نے اپنا نام ہی اونچا کرنا ہے تو پھر بھی آپ کو یہ حق کسی نے نہیں دیا کہ ایک غریب کی عزت کو نیلام کریں۔ صدقہ دیں لیکن تحفظ عزت کا بھرپور اہتمام کرتے ہوئے۔ اس مدد کا کیا فائدہ جس سے غریب کا دل دکھ جائے؟ ایسا صدقہ اجر و ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَـا أَيُّهَـا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ﴾ [البقرة:264]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

البقرۃ:264

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور دکھ پہنچا کر ضائع مت کرو۔اس آدمی کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔''

سب سے محبوب اور افضل صدقہ تو وہ ہوتا ہے کہ جس کا علم صرف آپ کو ہو اور آپ کے رب کو ہو۔اللہ تعالیٰ روز قیامت جن سات خوش نصیبوں کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا ان میں ایک شخص کا وصف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے:

((وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ))

''وہ آدمی جو اس قدر چھپا کر صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔''

صحیح مسلم:1031

اس لیے اس عظیم فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے لازم ہے کہ مخفی طریقے سے صدقہ کیا جائے،تاکہ ریاکاری سے صدقہ بھی برباد نہ ہو اور تصویر کشی سے غریب کی عزت نفس بھی مجروح نہ ہو۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خطباء حضرات سے التماس

آپ تمام احباب کو بہ خوبی علم ہے کہ ہم نے آپ سے کبھی کسی قسم کی کوئی اپیل وغیرہ نہیں کی۔ اس لیے کہ ہم دِین کی خدمت اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں اور اس کے لیے کسی قسم کا مفاد دِل و دماغ میں رکھنا گناہ سمجھتے ہیں۔ آج پہلی بار ایک بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہ رہے ہیں۔

الحکمہ انٹرنیشنل کے تحت پانچ بڑے شعبے کام کر رہے ہیں:

① شعبہ ایجوکیشن ② تحقیق وتالیف ③ میڈیا اینڈ ورکشاپس

④ دعوت وتبلیغ ⑤ خدمت خلق

ان شعبہ جات کا سالانہ خرچ 7032400 روپے ہے۔ اس وقت ادارے کو اپنی عمارت کی اشد ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ایک کنال کا پلاٹ 60_F1 نزد LDA پلازہ، جوہر ٹاؤن میں خرید لیا ہے، جس کی کل قیمت 23000000 (دو کروڑ تیس لاکھ روپے) ہے۔ جس میں سے 50 لاکھ روپے ادا ہو چکے ہیں اور 18000000 (ایک کروڑ اَسّی لاکھ روپے) ادا کرنا باقی ہیں، جس کی ادائیگی تین ماہ میں کرنا ضروری ہے۔

اس کے لیے ہمیں آپ کا خصوصی تعاون درکار ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس گھر کے کل 750 مصلّے اور 4500 فٹ بن رہے ہیں۔ ایک مصلّیٰ وقف کرنے کا ہدیہ 24000 روپے ہے اور ایک فٹ جگہ کا ہدیہ 4000 روپے ہے۔

آپ اپنی استطاعت کے مطابق خود جتنا بھی تعاون کر سکیں یا اپنے خطبات میں لوگوں کو ترغیب دے کر ان سے حصہ ڈلوا دیں تو یقیناً یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا!!

دعا گو: حافظ شفیق الرحمٰن زاہد

نوٹ: آپ بنک یا موبی کیش کے ذریعے جو بھی تعاون بھیجیں، اس کے میسج کی ایک تصویر اس نمبر پر ضرور واٹس ایپ کیجیے۔ 03015989211

....

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

موبی کیش کے لیے یہ نمبر ہے: 03014843312

اور بنک اکاؤنٹ یہ ہے:

Account no:
0592929131002741
[illegible]anch code: 0727
A/c Account title: Hafiz shafique ur rehman
M[illegible]laqa Nwab sahib branch Raiwind Road, Lahore

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com